0688
۲/۳

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

(۱) الٹرا ساؤنڈ کرانا کیسا ہے؟ خاص طور پر اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ لڑکا ہے یا لڑکی، ہمارے علاقے میں دیندار یا غیر دیندار کسی بھی قسم کے ڈاکٹر کے پاس جائیں تو الٹرا ساؤنڈ ضرور کرواتے ہیں ایسے میں کیا کرنا چاہیے نیز یہ بھی وضاحت سے بتادیجئے کہ مذکورہ بالا غرض کیلئے اگر لیڈی ڈاکٹر سے الٹرا ساؤنڈ کروائیں تو اس میں شرعاً کوئی حرج تو نہیں؟ کیونکہ یہاں ایک مفتی صاحب اس کو جائز کہتے ہیں اور دوسرے مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ یہ عذر واقعی نہیں اسلئے لیڈی ڈاکٹر سے بھی ناجائز ہے کیونکہ اس میں عورت کے ناف کے نیچے حصہ کو مثانہ تک چھونا پڑتا ہے اور دیکھنے کی نوبت بھی آتی ہے حالانکہ عورت کا ناف سے لیکر گھٹنے تک کا حصہ عورت کے حق میں بھی ستر ہے۔

برائے کرم تشفی فرماکر ممنون فرمائیں۔

(۲) ہم لوگ حج کیلئے گئے اور حج قران کی توفیق نصیب ہوئی معلم نے ہمیں بتایا کہ قربانی ہوگئی حلال ہوجاؤ، اور احرام اتار دو۔ ہم نے اتار دیا تھوڑی دیر بعد معلوم ہوا کہ جن صاحب کو دم قران دینا تھا انکو پولیس والے گرفتار کر کے لے گئے تھے وہ قربانی نہ کر سکا، ادھر ہم لوگ حلال ہوگئے تھے اور احرام اتار دیا تھا۔ کیا اسکی وجہ سے ہم پر کوئی دم واجب ہوگا؟

جواب دیکر ممنون فرمائیں

مستفتی۔

(وضاحت: سائل سے بذریعہ فون معلوم ہوا کہ احرام اتارنے کے بعد دم شکر کا اعادہ نہیں کیا گیا تھا (نہ ایام قربانی میں اور نہ اس کے بعد)

انوار الحق

ساکن: ناظم آباد ۱/۱۱ بلاک

کراچی۔

Mob: 0305-8335448

Scanned by CamScanner

الجواب حامداً ومصلياً

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ الٹراساؤنڈ کے ذریعے یہ معلوم کرنے میں کہ حمل لڑکا ہے یا لڑکی فی نفسہ کوئی حرج نہیں، جائز ہے، البتہ الٹراساؤنڈ کی رپورٹ یقینی نہیں ہے، لہٰذا اس پر یقین نہیں کرنا چاہیئے۔(التبویب:۱۷۸۷/۹۴)

البتہ الٹراساؤنڈ کے وقت مذکورہ اعضاء پر ہاتھ لگانے کی یا دیکھنے کی اگر ضرورت پیش آتی ہو تو ایسی صورت میں محض لڑکا یا لڑکی معلوم کرنے کی غرض سے الٹراساؤنڈ کرانے کی اجازت نہیں، کیونکہ یہ کوئی ایسا معتبر عذر نہیں کہ جس کی وجہ سے ستر کے حصوں کو چھونا اور دیکھنا جائز ہو، تاہم اگر محض لڑکا یا لڑکی معلوم کرنا مقصود نہ ہو بلکہ حمل کی کیفیت اور بچے کی صحت کا چیک کروانا غرض ہو (جیساکہ بعض اوقات ڈاکٹر کرواتے ہیں) تو ایسی صورت میں بوقتِ ضرورت اس کی گنجائش ہے۔

حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٣٧١)

وكذا يجوز أن ينظر إلى موضع الاحتقان لأنه مداواة ويجوز الاحتقان للمرض، وكذا للهزال الفاحش على ما روي عن أبي يوسف لأنه أمارة المرض هداية، لأن آخره يكون الدق والسل، فلو احتقن لا لضرورة بل لمنفعة ظاهرة بأن يتقوى على الجماع لا يحل عندنا كما في الذخيرة

(۲)۔۔۔واضح رہے کہ فقہاء حنفیہ کے مفتی بہ قول کے مطابق تین احکام رمی، قربانی، اور حلق کو ترتیب وار کرنا واجب ہے، قصداً اس ترتیب کے خلاف کرنے سے دم واجب ہوگا، لہٰذا صورتِ مسئولہ میں معلم کے کہنے پر دم شکر ادا کرنے سے پہلے آپ نے احرام اتار دیا تھا، تو ایسی صورت میں معلوم ہو جانے کے بعد آپ کو چاہیئے تھا کہ ایامِ قربانی (۱۰، ۱۱، اور ۱۲ ذوالحجہ) میں اعادہ کر لیتے، لیکن آپ نے اعادہ نہیں کیا، اس لئے آپ پر دمِ شکر کا اعادہ لازم ہے، نیز ایامِ قربانی میں دمِ شکر ادا نہ کرنے کی وجہ سے دم بھی دینا ہوگا، اس طرح شرعاً آپ کے ذمہ دو ۲ دم واجب ہیں جنہیں حرم میں ادا کرنا ضروری ہے۔(مأخذہٗ التبویب:۱۸۵۹/۷۲)

لما في غنية الناسك ،فصل في شرائط وجوبه ومكان ذبحه وزمانه(ص ١١١)

وبالزمان وهو ايام النحر حتى لو ذبح قبلها لم يجزه بالاجماع ،ولو ذبح بعدها اجزأه بالاجماع ولكن كان تاركا للواجب عندالامام رحمه الله تعالى وتاركا للسنة عند غيره من الأئمة

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

وفیہ ایضا،المطلب التاسع فی ترک الواجب فی الحلق والذبح(ص ۱۴۹)

ولـو اخـر القـارن والمتمتـع الـذبح عـن ايـام النحـر فعليـه

دم..............................واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد تقی رنگونی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/رجب المرجب/۱۴۳۸ھ

13/اپریل/۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ لہ

مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۱۵/رجب المرجب/۱۴۳۸ھ

13/اپریل/۲۰۱۷ء

دارالافتاء

مفتی

الجواب صحیح

[illegible]

۱۵/۷/۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

محمد طاہر غفرلہ

۲۰/۷/۱۴۳۸ھ

Scanned by CamScanner